نمبر ۱۵۵ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۶ جون بوقت ۵ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

گذشتہ پرچہ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے نکاح کے متعلق مسرت انگیز اطلاع دی گئی ہے ۔ اب یہ خوش کن خبر شائع کی جاتی ہے ۔ کہ ۲ جولائی کو ہی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عقد صاحبزادہ منصور احمد صاحب خلف حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھا جائے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو شمس آباد ضلع لاہور مناظرہ کے لئے روانہ کیا گیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے مخلوق تھی

(فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۰۳ء)

اس سوال پر کہ آدم علیہ السلام جو خلیفہ بن کر آئے ۔ تو اس وقت کوئی قوم موجود تھی ۔ فرمایا

" حدیث شریف میں آیا ہے ۔ و من حسن الاسلام ترک ما لا یعنیہ ۔ یعنی غیر مفید امور کو ترک کر دینا بھی اسلام کی خوبی ہے ۔ قرآن شریف میں جو فرمایا گیا ہے ۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ ۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے ۔ کہ پہلے سے اس وقت کوئی قوم موجود ہو ۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم ۔ ایک قوم جان بھی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے موجود تھی ۔ اور ایسا ہی بخاری میں ایک حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے ۔ اور خلق بھی ہی ہے ۔ کیونکہ اگر اس کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں ۔ تو پھر نعوذ باللہ اُس کی ذات پر حرف آتا ہے ۔ اور یہ ماننا پڑے گا ۔ کہ آدم سے پہلے وُہ معطل تھا ۔ اور قرآن شریف میں جو ترکیب ہے ۔ وُہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے استمرار پر دلالت کرتی ہے ۔ اور اگر آدمؑ سے پہلے خلق نہ ہوتی ۔ تو یہ ترکیب نہ ہوتی پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے مخلوق ضرور تھی "

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک کے تبلیغی مشنوں کی ہفتہ واری ڈاک سے ضروری خبریں

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ

حکیم فضل الرحمٰن صاحب ۱۲ رمئی ۱۹۳۳ء کے خط میں لکھتے ہیں:-

گزشتہ دو ہفتہ کے عرصہ میں متعدد اصحاب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ جن میں بعض مذہبی اور قومی راہنما بھی شامل ہیں۔ اسلام کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آٹھ لیکچر خطبات جمعہ کے علاوہ دیئے گئے۔ جن میں محاسن اسلام بیان کئے گئے۔ اور عیسائیت اور بت پرستی کی تردید کی گئی۔ نو مسلمین کو تلقین کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی اسلامی تعلیم کے مطابق بنائیں۔ مقامی احمدی بالخصوص برادر عبد الوحید، بشیر، ابوبکر، آدم اور اسحاق دلی شوق سے تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔

نیروبی میں تبلیغ

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی سے ۴ رجون کے خط میں لکھتے ہیں:-

یہاں کا ہندوستانی طبقہ ہماری سخت مخالفت کر رہا۔ اور نہایت گندہ لٹریچر پھیلا رہا ہے۔ ایک مناظرہ کی تجویز ہو رہی ہے اگر مرکز کی طرف سے منظوری حاصل ہو جائے۔ تو ہم اپنے خرچ پر ایک مستقل مبلغ یہاں رکھنا چاہتے ہیں۔ شدید مخالفت کے باوجود سنجیدہ لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ہم نے خدا کے فضل سے لیتھو پریس قائم کر لیا ہے۔ جو یہاں کسی اور کے پاس نہیں۔ مخالفین کے مقابلہ میں ہم نے خدا کے فضل سے کافی تبلیغی لٹریچر مہیا کر لیا ہے:-

لیگوس میں تبلیغ

چیف امام قاسم آر۔ اجوسے صاحب سیکرٹری انچارج لیگوس سے لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۴۴ اصحاب نے بیعت کی اور ان کی درخواستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کر دی ہیں۔ ہم Ondo کے مقام پر ایک نیا مشن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جگہ لیگوس سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس کالونی کی اہم جگہ ہے۔ اس کے علاوہ Ondo کے مقام پر بھی مشن قائم کرنے کا خیال ہے۔

امریکہ میں تبلیغ

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ۲۴ رمئی ۱۹۳۳ء کے خط میں لکھتے ہیں:-

میں چند روز سے Cedar Rapids میں ہوں

یہاں شامی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ لوگ مجھ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ میں ان کے سامنے لیکچر دیتا ہوں۔ یہ لوگ نماز بالکل نہیں پڑھتے تھے۔ جب میں نے اپنے ایک لیکچر میں انہیں توجہ دلائی۔ کہ نماز ضرور پڑھا کریں۔ تو لیکچر کے دوران میں ہی ایک جنٹلمین نے کھڑے ہو کر نہایت ادب کے ساتھ کہا ہم میں سے کوئی بھی نماز کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ سو اب میں ان کو نماز سکھلا رہا ہوں:-

لنڈن میں تبلیغ

مولوی محمد یار صاحب عارف ۱۳ رمئی کو لنڈن سے لکھتے ہیں۔ کہ

مسجد کے قریب ریلوے سٹیشن بنوانے کی کوشش ہو رہی ہے تاکہ مسجد میں آنے والوں کو سہولت ہو۔ اس ضمن میں جناب درد صاحب نے متعدد لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ جو سب اس تجویز کے مؤید ہیں۔ اتوار کے جلسہ میں میاں ظفر احمد صاحب نے فضائل قرآن کریم پر ایک عمدہ تقریر کی۔ اگرچہ یہ ان کا پہلا موقعہ تھا۔ تاہم تقریر بہت کامیاب رہی۔ تقریر کے بعد بعض سوالات کے جواب بھی دیئے۔ جناب درد صاحب نے بھی بعض سوالات کے جواب دیئے۔

ٹریکٹ مصلح ربانی کے متعلق اعلان

"مصلح ربانی کی طرف سے صلح کا پیغام اقوام ہند کے نام" زبان اردو کے متعلق دوستوں کے دو صد کے قریب آرڈر آ چکے ہیں۔ اور بھی آ رہے ہیں۔ لیکن ہم نے جس قدر کاپیاں چھپوائی تھیں ختم ہو چکی ہیں۔ اب ہمارے پاس انگریزی کی کچھ کاپیاں ہیں۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ جس قدر "مصلح ربانی کی طرف سے صلح کا پیغام اقوام ہند کے نام" زبان اردو کی ضرورت ہو۔ جلد تر ہمیں لکھ بھیجیں۔ اور ساتھ ہی چار روپیہ فی ہزار کے حساب سے قیمت بھی بھیج دیں۔ آرڈر جلد پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ جلد شائع ہو سکے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

موضع بہادوگھر میں تبلیغ احمدیت

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مہتمم تبلیغ صوبہ بہار کے یہاں آنے پر مولوی ظل الرحمٰن صاحب مہتمم تبلیغ صوبہ بنگال نے موضع بہادوگھر میں جلسہ کا انتظام کیا۔ ۲۰ اور ۲۱ رجون جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمان بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مولانا مجاہد صاحب نے مؤثر تقریر کی ۴۹۵ بعض لوگوں کو مولوی عزیز الدین صاحب نے بنگلہ زبان میں اس کا مطلب سمجھایا۔ دوسرے دن مستورات میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی مجاہد صاحب اور مولوی سید سعید احمد صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خان۔

بحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

اے شہِ لولاک بخشی تو نے دُنیا کو ضیا
تیرے آنے سے جہاں میں نقش باطل مٹ گیا
تو نے پھونکی رُوح مُردہ قوم میں توحید کی
تیرے فیضِ دم سے یہ گلشن پھلا پھولا بڑھا

آج پھر اُمت تری سرگشتہ و برباد ہے
دُشمنانِ دیں تو خوش ہیں اور یہ ناشاد ہے
جو سبق تو نے دیا تھا۔ وہ بھلا بیٹھے ہیں سب
اس کے بدلے اب دلوں میں کفر ہی آباد ہے

آ کے پھر سوتے ہُوؤں کو خواب سے بیدار کر
احمدیت سے جو غافل ہیں۔ انہیں ہشیار کر

سردار امین اللہ خاں رئیس گوجرانوالہ

قرضہ کی واپسی

قرضہ کی واپسی کے متعلق ماہ جون میں جو قرعہ اندازی کی گئی اس میں شیخ احمد اللہ صاحب احمدی سابق ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ کا نام نکلا ہے۔ لہذا مبلغ ایک ہزار روپیہ ان کو واپس کیا جا رہا ہے:- خاکسار فرزند علی عفی عنہ

سرلو ضلع کٹک میں تبلیغی جلوس

خاکسار کی شادی کی تقریب پر ۲۰ رجون ۱۹۳۳ء کو ہمارے گاؤں موضع سرلو میں ایک تبلیغی جلوس نکالا گیا جس میں کندرا پاڑا اور سونگڑہ اور سرلو کے انصار اللہ شامل ہوئے۔ مسلمانوں کے محلہ میں اردو نظمیں اور بنگالی ہندوؤں کے محلہ میں اڑیہ نظمیں پڑھی گئیں۔ بعض ہندوؤں نے جلوس کو کھڑا کر کے نظمیں سنیں۔ دو گھنٹہ تک گاؤں کی گلی کوچوں میں چکر لگایا گیا:-

اسی دن رات کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی محمد حنیف صاحب قمر نے تقریر کی۔ اور لوگوں کو پیغام حق سنایا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اثر پیدا کرے۔ خاکسار سید کریم بخش سرلو ضلع کٹک:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

68

الفضل

نمبر ۱۵۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں گاندھی جی کی آمد

گاندھی جی کے مخالفین اور ان کے حامیوں کو مشورہ

گاندھی جی کی قبولیت

گاندھی جی جب تک سیاسیات میں منہمک رہے۔ لوگوں کو کبھی نہ پوری ہونے والی امیدیں دلا کر اور وقتی جوش پیدا کر کے گرماتے رہے۔ اس وقت تک ہر طبقہ اور ہر عقیدہ کے ہندوؤں میں ان کی ہر ایک بات اندھا دھند مانی جاتی رہی گو اس طرح ان لوگوں نے بہت کچھ جانی اور مالی نقصانات اٹھائے۔ اور ناکامی پر ناکامی سے دوچار ہوئے۔ مگر باوجود اس کے گاندھی جی سے منہ نہ موڑا۔ ان کے ہر حکم کی تعمیل کرتے رہے انہیں دنیا کے سب انسانوں سے بڑا کہتے رہے جی کہ انکو "مہاتما" قرار دے کر اپنی عقیدت و اخلاص کو انتہا تک پہنچا دیا۔

گاندھی جی کی مخالفت

لیکن جب گاندھی جی نے اپنے طریق عمل کو ناکام سمجھ کر بہت حد تک سیاسیات سے علیحدگی اختیار کر کے مذہبی میدان میں قدم رکھدیا۔ اور اچھوت اقوام کے متعلق ہندوؤں کے قدیم رویہ میں کسی قدر تبدیلی کرانی چاہی۔ تو ہندوؤں کے راسخ الاعتقاد طبقہ میں ان کے خلاف مخالفت کا طوفان پیدا ہو گیا۔ اور گاندھی جی کے عقیدت مندوں کو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ

"جب تک مہاتما گاندھی کی کوششیں پولیٹیکل تھیں تب تک تو سارا ملک ان کے ساتھ تھا۔ لیکن جب انہوں نے ہریجن ادہار کا بیڑا اٹھایا۔ تب ان کے ہی بھائی بند ان پر یہ الزام دینے لگے۔ کہ وہ آریہ جاتی میں پھوٹ ڈال رہے ہیں۔ جہاں پہلے ہر جگہ ان کا گرم جوشی سے سواگت کیا جاتا۔ وہاں آج کسی کسی جگہ انہیں سیاہ جھنڈیاں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ اور ان پر آوازے کسے جاتے ہیں"۔

گاندھی جی کو قتل کرنے کی سازش

مگر یہی نہیں۔ حالات اس سے بہت آگے بڑھ چکے ہیں اور بقول گاندھی جی اس وقت تک ان پر پانچ چھ حملے ایسے کئے جا چکے ہیں جن میں ان کی جان لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے وہ بچتے رہے۔ ابھی چند ہی دن ہوئے۔ ان کی موٹر پر خطرناک حملہ کیا گیا۔ اور بڑی مشکل سے ان کی جان بچی۔ اس حملہ کے متعلق گاندھی جی کے ہمدردوں کا بیان ہے۔ کہ وہ کسی مقامی تجویز کے ماتحت۔ اور غیر ذمہ وار لوگوں کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ ایک گہری سازش اور پختہ منصوبہ کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ "ملاپ" (۲- جون) میں "مہاتما گاندھی کو قتل کرنے کی سازش" کے عنوان سے جو مضمون اخبار "سرچ لائٹ" پٹنہ کے حوالہ سے شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"جے سدھ میں رات کی تاریکی میں ۲۶ اپریل کو جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق واضح ہو گیا۔ کہ اس کی ترغیب اور ابتدا بنارس سے ہوئی تھی جس کا ثبوت سناتنیوں کے نمائندہ اخبار پنڈت پترا سے جو بنارس سے شائع ہوتا ہے۔ ملتا ہے"۔

اس کے بعد سناتنی اخبارات کی تحریروں اور سناتنی لیڈروں کی تقریروں کے حوالوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے گاندھی جی کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلایا۔ حتیٰ کہ ان کی جان لینے کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آج گاندھی مسلمانوں کے متعلق یہ کہہ کر کہ نماز ادا کرنا اسلام پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیوں اس لئے کہ مسلمان سناتنیوں کی طرح مردہ قوم نہیں"۔ اور جب گاندھی جی پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ تو لکھا گیا:۔

"اس واقعہ کے متعلق افسوس ظاہر کرنے کی اس وقت تک کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ جب تک گاندھی جی یا دیگر ریفارمر اپنے برے کرموں سے باز نہیں آنا چاہتے"۔

پنجاب کے ہندو اور گاندھی جی

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے خلاف سناتنی ہندوؤں میں غصہ اور ناراضی کے جذبات سخت بھڑکے ہوئے ہیں اور وہ ان کی ہریجن تحریک کو ہندو دھرم کے لئے سخت نقصان رساں سمجھ کر ہر ممکن طریق سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ سناتنی ہندوؤں میں ناراضی اور غصہ کا یہ جذبہ روز بروز وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور اب جبکہ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ گاندھی جی ہریجن تحریک کے سلسلہ میں پنجاب کا بھی دورہ کریں۔ اور انہیں کم از کم ایک لاکھ روپیہ کی تھیلیاں "پنجابی ہندوؤں کی طرف سے اس لئے پیش کی جائیں۔ کہ انہیں اپنی تحریک کو کامیاب بنانے میں صرف کر سکیں۔ تو پنجاب کے راسخ الاعتقاد ہندوؤں میں بھی گاندھی جی کے خلاف خاص جوش پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ منظم طور پر اپنے غم و غصہ کے اظہار کے انتظامات کر رہے ہیں۔

اظہار ناراضی کے لئے انتظام

امرتسر کی ایک حال کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنجاب کے بالعموم اور امرتسر کے بالخصوص راسخ الاعتقاد ہندو ہریجن تحریک کے سلسلہ میں گاندھی جی کے دورہ پنجاب سے بہت کچھ مشتعل ہو رہے ہیں چنانچہ ورنا آشرم سوراجیہ سنگھ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں گاندھی جی کی اس تحریک کو ادھرم یعنی خلاف مذہب قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ نیز جلسہ میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ گاندھی جی کے دورہ پنجاب کے موقعہ پر احتجاجی مظاہرے کئے جائیں۔

اس کے علاوہ سناتن دھرم پرچارنی سبھا امرتسر نے گاندھی کا بائیکاٹ کمیٹی" بنائی ہے جس نے اپنے ذمہ یہ کام لیا ہے کہ جب گاندھی جی لاہور آئیں۔ تو سیاہ جھنڈیوں سے ان کا خیر مقدم کیا جائے۔ ہفتہ وار اخبار "سناتن دھرم پرچارک" نے گاندھی جی کی ہریجن تحریک کے خلاف منظم طور پر مہم کا آغاز کر دیا ہے:۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کے سناتنی ہندوؤں کی طرف سے گاندھی جی کی پر زور مخالفت کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

گاندھی جی کے حامیوں کی سرگرمیاں

ادھر گاندھی جی کے حامیوں کی طرف سے سر توڑ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ وہ گاندھی جی کو یقین دلائیں۔ کہ پنجاب کے تمام کے تمام ہندو ان کی ہریجن تحریک میں ان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ پنجاب ہریجن سیوا سنگھ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو گاندھی جی کے استقبال کو شاندار بنانے اور انہیں پنجاب کے مختلف اضلاع سے ایک لاکھ کی تھیلیاں دلانے کا انتظام کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصادم کا خطرہ

ان حالات میں خطرہ ہے۔ کہ گاندھی جی کے حامیوں۔ اور ان کے مخالفین میں کسی جگہ اسی قسم کا تصادم نہ ہو جائے جو ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں رونما ہو چکا ہے۔ یہ خطرہ اس لحاظ سے اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ کہ کئی ایسے مقامات جہاں گاندھی جی کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ وہاں گاندھی جی کے حامیوں نے ان کی آنکھوں کے سامنے تشدد کا ارتکاب کیا۔ اور گاندھی جی انہیں سناتنی ہندوؤں پر لاٹھیاں برسانے۔ اور ان کا خون بہانے سے باز نہ رکھ سکے۔ چنانچہ گرو دوار۔ مدورا اور ناگپور میں ایسا ہی ہوا۔ وہاں چونکہ سامنے آنے والے سناتنی ہندوؤں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ اس لئے انہیں بے دریغ پیٹ لیا گیا۔ لیکن پنجاب میں ممکن ہے ایسا نہ ہو سکے اور مقابلہ مساوی ہونے کی وجہ سے اس کے خطرناک نتائج رونما ہوں۔

ہمارا مشورہ

یہ خطرہ محسوس کرتے ہوئے ہم ایک طرف گاندھی جی کی عزت و توقیر کے خیال سے اور دوسری طرف پنجاب کی نیک نامی کے لحاظ سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کی آمد کو ہنگامہ آرائی اور لڑائی و فساد کا موجب نہ بنایا جائے۔ جہاں ان کے حامیوں کو ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جو سناتنی ہندوؤں کے لئے کسی لحاظ سے ناگوار ہو۔ وہاں سناتنی ہندوؤں کو بھی حوصلہ اور وسعت قلب سے کام لینا چاہیئے۔ اور گاندھی جی کو پنجاب کا مہمان سمجھ کر ان کے خلاف کوئی ناپسندیدہ بات نہیں کرنی چاہیئے

سناتنی ہندوؤں کو مقابلہ کی ضرورت

اس میں شک نہیں۔ کہ گاندھی جی کی ہنگامہ پسند طبیعت ہریجن تحریک کو ایسے رنگ میں چلا رہی ہے جس سے خواہ مخواہ سناتنی ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ ان کے عقائد پر کھلم کھلا حملہ ہوتا ہے۔ اور ان کا دھرم سخت خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ گاندھی جی اگر اچھوت اقوام کی امداد کرنا۔ اور انہیں ذلت و ادبار سے نکالنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے کئی ایسے طریق ہیں۔ جن پر سناتنی ہندوؤں کی مخالفت کے بغیر وہ عمل کر سکتے ہیں مثلاً انہیں تعلیم دلائیں۔ صنعت و حرفت سکھائیں۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال چھڑائیں۔ مردار خوری سے باز رکھیں۔ اور بری عادات ترک کرائیں۔ لیکن جب وہ ہمدردی کی کوئی عملی صورت اختیار کرنے کی بجائے اچھوتوں کے متعلق ہندو دھرم کی تعلیم اور اس کی مقدس کتب کے احکام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو راسخ الاعتقاد ہندوؤں کو مقابلہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مقابلہ کس طرح ہونا چاہیئے

مگر باوجود اس کے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ مقابلہ ایسے رنگ میں ہونا چاہیئے۔ جو معقولیت پر مبنی ہو۔ اور جس میں تصادم کا خطرہ نہ ہو۔ ایک مشہور اور اپنے حلقہ میں خاص عزت رکھنے والے انسان کے مقابلہ میں ایسا رویہ اختیار کرنا جس میں تحقیر اور تذلیل کا رنگ ہو ہرگز مناسب نہیں۔ گاندھی جی کے خلاف مظاہرات کرنے ان پر آوازے کسنے اور سیاہ جھنڈیاں لہرانے سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ ہندو دھرم کے خلاف ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سناتنی ہندو اپنی مذہبی تعلیمات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کریں۔ لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ ثابت کریں۔ کہ گاندھی جی کا رویہ ادھرم ہے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو گاندھی جی کو پبلک میں تبادلہ خیالات کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال جو کچھ بھی کریں۔ اس میں یہ ملحوظ رہے۔ کہ تحقیر و تذلیل کا پہلو نہ ہو۔ تصادم کا خطرہ نہ ہو۔ اور فساد کا امکان نہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں گاندھی جی کے حامیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ کسی رنگ میں ہنگامہ آرائی کی طرح نہ ڈالیں۔ نمائش و نمود پر زور نہ دیں۔ اور سناتنی ہندوؤں کے جذبات و احساسات کا پورا پورا لحاظ رکھیں۔ کہ گاندھی جی کی عزت کو خطرہ سے بچانا۔ اور ان کے خلاف مظاہرات کی نوبت نہ آنے دینا ان کا فرض ہے۔

احمدی لڑکی کا غیر احمدی لڑکے سے رشتہ کرنے کی ممانعت

"پیغام صلح" کے ایک مطالبہ کا جواب

غیر مبائعین کی احمدیت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ان کا "آرگن" "پیغام صلح" کسی غیر احمدی سے احمدی لڑکی کا رشتہ نہ کرنے کی ممانعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا حکم قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔

"انہوں نے حکم دے رکھا ہے۔ کہ کسی قادیانی لڑکی کا رشتہ کسی مسلمان سے نہ کیا جائے"

حالانکہ یہ حکم خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور جو شخص احمدی کہلاتا ہوا اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ اپنے حالات کے ماتحت سزا کا مستحق ہے۔ غیر مبائعین جس طرح دوسرے امور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے ان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر اپنی لڑکیاں غیر احمدیوں کو دے کر صریح ممانعت کو توڑنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو یہ ان کی مرضی لیکن انہیں یہ حق نہیں۔ کہ جو ممانعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر کے یہ دھوکہ دینا چاہیں کہ گویا آپ نے اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر رکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک خاص اعلان میں جو اپنی جماعت کے لئے "ضروری اشتہار" کے عنوان سے ۱۸۹۸ء میں شائع فرمایا۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال و دولت میں۔ علم میں۔ فضیلت میں۔ خاندان میں۔ پرہیزگاری میں۔ خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے۔ جو ہمیں کافر کہتے۔ اور ہمارا نام دجال رکھتے ہیں۔ یا خود تو نہیں۔ مگر ایسے لوگوں کے ثنا خواں اور تابع ہیں۔ یاد رہے۔ کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہو گا تب تک وہ ہم میں سے نہیں"

اگر کسی شخص سے اس اعلان کی خلاف ورزی سرزد ہو جائے تو اس کے متعلق تحقیقات کی جاتی ہے۔ کہ کن حالات میں اس نے اس غلطی کا ارتکاب کیا۔ پھر حالات کے لحاظ سے مناسب سزا دی جاتی ہے۔ اور چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ جس معاملہ کو "پیغام صلح" مسلسل دو پرچوں میں درج کر چکا۔ اور پھر اس کے متعلق ایڈیٹوریل لکھ چکا ہے۔ اس کے متعلق بھی حسب معمول متعلقہ محکمہ تحقیقات کر رہا ہے تحقیقات مکمل کر کے کاغذات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے اور حضور فیصلہ صادر فرمائیں گے۔

تعجب ہے "پیغام صلح" اس بارہ میں تو بڑی بے تابی کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے "ہم ایک مرتبہ پھر جناب خلیفۂ قادیان اور ان کے اخبار الفضل کی خدمت میں درخواست کریں گے۔ کہ وہ اس اہم معاملہ پر جلد سے جلد روشنی ڈالیں" لیکن اس نے خود کبھی ان اہم معاملات پر روشنی ڈالنے کی جرات نہیں کی۔ جو ہم کئی بار پیش کر چکے ہیں سے اسے باوجود بار بار مطالبہ کرنے کے ان لوگوں کے نام تک وہ نہیں بتا سکا۔ جن کی گرفت سے تنگ آ کر مولوی محمد علی صاحب نے استعفیٰ داخل کیا تھا۔ اور جن کے متعلق لکھا گیا تھا۔ کہ انہوں نے "بہت بہتان امیر جماعت کے خلاف لگا کر پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے" چہ جائیکہ ابھی تک ان کی علیحدگی کا جلسے سے جلد اعلان کراتا۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں کئی اور لوگوں کی علیحدگی کے اعلان پیغام میں چھپ چکے ہیں۔ جن پر نسبتاً بہت معمولی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا حقیقی مقام عرفان

فتوےٰ یا تقوےٰ

از چودہری ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب - ایم - بی - بی - ایس - زنجبار

انسانی پیدائش کی اہم غرض

صحیفۂ قدرت کے مشاہدہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے۔ کہ انسان کی پیدائش کی ضرور کوئی اہم غرض ہے۔ یہ خیال کہ قدرت نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ بغیر کسی استحقاق کے خدا تعالیٰ کی دیگر مخلوق پر حکومت کرکے اور ان سے خدمت لے کر کچھ عرصہ اس دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرکے نابود ہو جائے اور کوئی اس سے اس کے اعمال کے متعلق مؤاخذہ نہ کرے۔ ایسا موہوم خیال ہے۔ کہ عقل سلیم اس کو دھکے دیتی۔ اور فطرت صحیحہ اس کو رد کرتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بعث بعد الموت کے ثبوت میں فرماتا ہے۔ افحسبتم انما خلقنا کم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون۔ یعنی اے انسان کیا تو خیال کرسکتا ہے۔ کہ ہم نے اتنا عظیم الشان کارخانۂ قدرت تیری خدمت میں صرف اس لئے لگا دیا۔ کہ تو چند سال زندہ رہ کر کھا پی کر یا چند علمی تحقیقاتیں کرکے اس دنیا سے گذر جائے اور کوئی تجھ سے اس امانت کے متعلق سوال نہ کرے نہیں ہرگز نہیں۔ انسان کی پیدائش کی غرض اس سے بہت بلند اہم اور زیادہ سنجیدہ ہے۔ اس دنیا کے کام تو محض عارضی شاغل ہیں یہ اصل مقصود کس طرح ہو سکتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ انسان کی پیدائش کی اصل اور حقیقی غرض کوئی اور ہو۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس کا پتہ لگائیں *

مقام عبودیت

اس کے لئے ہمیں قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خالق سے بڑھ کر اور کون مخلوق کی پیدائش کی اصل غرض بتا سکتا ہے مشین کے بنانے کی غرض خود مشین نہیں بتا سکتی۔ اس کا صحیح علم موجد کو ہی ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انسانی پیدائش کے متعلق فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی ہم نے تمام بڑے اور چھوٹے انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ ہمارے عبد بن جائیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت ہی انسان کی پیدائش کی حقیقی غرض ہے۔ اور نہ صرف یہ حقیقی غرض ہی ہے۔ بلکہ یہی وہ بلند و بالا مقام ہے۔ جو اعلےٰ سے اعلےٰ انسان کی روحانی ترقیات کا انتہائی نقطہ ہے۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی مقام عبودیت کے ہی کسی اعلےٰ مقام پر ہوتے ہیں۔ عبودیت سے بڑھ کر بندے کے لئے اور کوئی بلند مقام نہیں۔ جن لوگوں نے بعض انبیاء اور صلحاء کو الوہیت اور ابنیت کے مقام پر رکھا ہے۔ انہوں نے خالق اور مخلوق کے حقیقی تعلق کو سمجھا ہی نہیں۔

ہر صحیح الفطرت شخص کے دل میں اس بات کی تڑپ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے خالق و مالک کا قرب حاصل کرسکے۔ اور دنیا میں ایک بھی فرد ایسا نہیں پیدا ہوتا۔ جو [illegible] الفطرت ہو۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم البتہ بعد میں بعض اپنی ذاتی اغراض یا ورثہ کے میلان یا غلط تعلیم و تربیت کی وجہ سے زمین کی طرف جھک کر رفع روحانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ثم رددناہ اسفل سافلین۔ پس عرفان الٰہی کا حصول ہر پاک فطرت انسان کا نصب العین ہونا چاہیئے *

اس وقت میری غرض اپنے علم اور سمجھ کے مطابق یہ بتانا ہے۔ کہ کس مقام کے گرد گھومنے سے انسان حقیقی عرفان حاصل کرسکتا ہے۔ واللہ الموفق

مقام فتوےٰ

دنیا میں اکثر لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ بغیر قربانی۔ مجاہدات اور اصلاح نفس کے عرفان حاصل کرلیں۔ ایسے لوگ شریعت کے مغز سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ اور وہ کبھی کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ لوگ فتوے کے مقام پر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کوششوں کا مرکزی نقطہ شرعی امور میں جواز یا عدم جواز ہوتا ہے۔ ہر وہ بات جو جائز ہو۔ اس کے کرنے میں حرج نہیں سمجھتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شریعت میں جو اوامر اور نواہی ہیں یہی اصل مقصود ہیں۔ جو ان کی پابندی کرے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ظاہری شریعت تو محض وہ امور ہیں۔ جن سے نیکی اور تقوے کا تریاق جسم کے اندر پیدا کیا جاتا ہے۔ جس طرح محض ٹیکہ کرا لینے سے کوئی شخص متعدی امراض کے حملے سے بچ نہیں سکتا۔ جب تک اس ٹیکہ کے نتیجہ میں جسم کے اندر قوت مدافعت (تریاق) بھی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح محض ظاہری شریعت پر عمل تقوے کے لئے کافی نہیں۔

مقام تقوےٰ

دوسرے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں۔ جو نیکی بدی کی اصل حقیقت خوب سمجھتے ہیں۔ وہ ہر بات میں شریعت کے مغز کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ حیلوں سے کسی حکم کو ٹالنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ظاہری فتوؤں کی آڑ میں اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بجائے مفتیوں سے فتوے لینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اکثر باتوں میں اپنے قلب سے پوچھ لیا کرتے ہیں۔ کیونکہ دل میں تصنع اور بناوٹ نہیں۔ اور دل کو نیت کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے۔ اس لئے دل کا فتوے جو شریعت اور عقل کی روشنی میں لیا جائے۔ زیادہ صحیح اور بابرکت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ تقوے کے مقام پر ہوتے ہیں۔ تقوےٰ والے [illegible] باریک سے باریک نیکیوں کا علم حاصل کرکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ مقام عرفان ہے۔ جہاں ظاہری شریعتوں کے مفتیوں کے فتوے راہ نمائی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ متقی کو الہام کے ذریعے باریک نیکیوں اور بدیوں کا علم دیا جاتا ہے۔

فتوے والے چھلکا ہاتھ میں لے کر بچے کی طرح خوش ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اگر مفتی کسی بات کی اجازت دے دے۔ تو اس کے کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ ہر وقت جائز و ناجائز کا سوال اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور کبھی غور نہیں کرتے کہ یہ تو بچوں کی ابتدائی تعلیم کا کورس ہے۔ جسے وہ ایک عرصے سے یاد کر رہے ہیں۔ روحانی ترقیات کے لئے تو اس سے آگے قدم اٹھانا چاہیئے *

عوام کا یہ خیال ہے۔ کہ پانچ عیب شرعی ہیں۔ وہ جس انسان میں ہوں۔ وہ بد ہوتا ہے۔ اور جس میں نہ ہوں۔ وہ نیک ہوتا ہے حالانکہ یہ بالکل ادنےٰ اور ابتدائی مقام ہے جس میں ممکن ہے بعض دہریہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ روحانیت اور تقوےٰ تو بہت بلند مقام کا نام ہے۔ جس کی ابتدائی اینٹیں یہ موٹی موٹی اقسام اوامر اور نواہی کی ہیں۔ متقی کو سینکڑوں اقسام نیکیوں اور بدیوں کی معلوم ہوتی ہیں۔ اور جبتک انسان ان سب نیکیوں پر عمل نہ کرے۔ اور سب بدیوں سے نہ بچے۔ کامل عرفان حاصل نہیں کرسکتا۔ موٹے موٹے اوامر اور نواہی کی تو ابتدا میں ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح نوزائیدہ بچے کو پہلے چند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال ماں خود دودھ پلاتی۔ اور سب کام اس کے خود کرتی ہے مگر بڑا ہو کر وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنی عقل سے امور دنیا کو سرانجام دیتا ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ جلد مقام فتوے سے ترقی کر کے اوپر قدم مارے۔ تا کہ وہ تقوے کے مقام پر پہنچ کر حقیقی عرفان حاصل کر سکے۔ فتویٰ والوں کی حالت اس شخص کی مانند ہے جو کسی چراگاہ کے پاس مویشی چرا رہا ہو۔ اور اسے ہر وقت نگرانی کرنی پڑے۔ اس کے لئے خطرہ ہوتا ہے کہ ذرا آنکھ جھپکی۔ تو جانور چراگاہ کے اندر جا گھسیگا۔ ایسے لوگ ہر وقت خطرے میں ہوتے ہیں۔ قدم قدم پر نفس کو آگاہی اور نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے نفس لوامہ اور شیطان کے درمیان ہر وقت لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ اگر ان کے قلب میں روحانی ترقیات کی بھی خواہش ہو۔ تو بھی وہ قدم آگے نہیں بڑھا سکتے۔ کیونکہ ہار جیت لگی رہتی ہے۔ کبھی شیطان ہار گیا۔ اور یہ چار قدم آگے نکل گئے اور کبھی اس نے دبا لیا۔ اور چھ قدم پیچھے سے گیا۔ غرضیکہ اس کشمکش میں ساری قوت خرچ ہو جاتی ہے۔ اور آخر انسان ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنی قوت سے شیطان کا مقابلہ کرنے کے شیطان کے خالق کو آواز دیں۔ کہ الہیٰ میں تو مقابلہ کر کر کے عاجز آگیا ہوں۔ اگر بدی نہیں کر رہا۔ تو نیکی کی بھی تو توفیق نہیں مل رہی۔ تو ہی اس کتے کو باز رکھ۔ کہ میں تیرے دربار میں حاضر ہو سکوں ؛

فتوے اور تقوے میں فرق

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ ہے جس سے مومن کا حقیقی مقام عرفان بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایک دن آپ طہارت پر وعظ فرما رہے تھے۔ کپڑے پر غلاظت کی مقدار کا ذکر ہوا۔ تو فرمایا۔ کہ اگر ایک روپیہ کے برابر غلاظت لگ جائے۔ تو اس کا دھونا ضروری ہے۔ اس سے کم ہو۔ تو صرف کھرچ دیا جائے۔ ایک دن آپ کی چادر پر چونی کے برابر غلاظت لگ گئی۔ تو آپ اس کو خوب مل مل کر دھونے لگے۔ شاگرد نے عرض کیا۔ حضور یہ کیا بات ہے۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ اگر روپیہ سے کم غلاظت ہو۔ تو صرف کھرچ دیا جائے انہوں نے فرمایا۔ یہ حکم تمہارے لئے تھا۔ کیونکہ تم فتوے کے مقام پر ہو۔ میں چونکہ تقوے کے مقام پر ہوں۔ اس لئے مجھے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے ؛

متقی کا یہ کام نہیں ہے۔ کہ اگر اس کا دل جانتا ہے کہ کوئی کام دیانت و امانت یا طہارت کے خلاف ہے۔ تو مفتی سے کسی رنگ میں جواز کا فتوے لے کر اس کی آڑ میں وہ کام کرے۔ کیونکہ نیت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اور وہ باوجود جواز کا فتوے مل جانے کے نیت کے مطابق ضرور مواخذہ کریگا

مثلاً کسی افسر کو رشوت دینے کا ارادہ ہوا۔ تو بجائے صاف صاف حالات بتا کر مشورہ کرنے کے یہ کہہ دینا کہ افسر کو ڈالی یا تحفہ دینا کیسا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ تحفہ دینا خلاف شریعت امر نہیں ہے۔ اور جب مفتی کہہ دیگا۔ کہ کوئی حرج نہیں۔ تو اس فتوے کی آڑ میں رشوت کو جائز سمجھ لیا جائے۔ اسی قسم کے لوگوں کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دل سے فتویٰ لے لیا کرو۔ کیونکہ نیت اور خاص حالات کا پورا علم انسان کے قلب کو ہی ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ مفتی کے سر پر گناہوں کی گٹھڑی رکھ کر خود بری الذمہ ہو جائیں ؛

فتوے اور محاکمہ

بعض لوگ فتوے اور محاکمہ میں فرق نہیں کرتے۔ فتویٰ تو یہ ہے۔ کہ مثلاً اگر کوئی شخص زنا کرے۔ تو اس کی سزا سنگساری ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص آکر کہے۔ کہ زید نے زنا کیا ہے۔ اس کی کیا سزا ہے۔ تو اس کا جواب یہ نہیں۔ کہ زید کو سنگسار کر دو۔ کیونکہ یہ محاکمہ کی صورت ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ثابت کیا جائے۔ کہ زید نے واقعی زنا کیا ہے۔ اکثر لوگ فتوے اور محاکمہ کو مخلط کر لیتے ہیں۔ اور عام رنگ میں کسی بات کا فتوے پوچھ کر اپنے خاص حالات پر اس کو چسپاں کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ممکن ہے۔ اگر وہ اپنے خاص حالات مفتی کے سامنے بیان کرتے۔ تو ان کو جواز کا فتوے نہ ملتا۔

ڈاڑھی اور روحانیت

بعض لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ کسی بات کے متعلق صاف ارشاد موجود ہے۔ اور ان کو اس کے خلاف کوئی توجیہہ نہیں سوجھتی۔ تو پھر وہ کسی اور مغالطہ دہ طریق پر سوال کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ کہ کیا ڈاڑھی رکھنا اسلام کا جزو ہے۔ اب بظاہر ڈاڑھی کا پنج ارکان اسلام کے ساتھ تعلق نہیں۔ اس کا خیال تھا۔ کہ شاید اس طرح ڈاڑھی منڈوانے کی اجازت مل جائے۔ حضور نے فرمایا۔ اسلام سے تو ڈاڑھی کا تعلق نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اسلام کے ساتھ تعلق ضرور ہے۔ اور چونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ ڈاڑھی بڑھاؤ اس لئے اس کا رکھنا ضروری ہے۔ فتوے پسند لوگ ہی یہ طریق اختیار کرتے ہیں متقی کو ایسے سوالوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈاڑھی رکھی۔ اور امت کو رکھنے کا ارشاد فرمایا حضور کے اصحاب اور خلفاء نے رکھی۔ اور پھر ہمارے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل بروز احمد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب اور خلفاء کرام کا پاک نمونہ موجود ہے۔ جو کہ متقی کیلئے ہزار فتووں سے بڑھکر وزنی ہے

اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ سب باتیں محبت الہیٰ اور محبوب کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہو جانے کا جذبہ دل میں پیدا ہونے کے بعد سمجھ میں آتی ہیں۔ نہ کہ فتووں اور دلائل سے۔ جب تک دل کے اندر تڑپ پیدا نہ ہو۔ محض نمونہ اور فتاویٰ کام نہیں آتے۔ چکنے گھڑے پر لاکھوں من پانی کی بارش ہو۔ سارا بہہ جائیگا جب دل کے اندر تقوے کا درخت جڑ پکڑے۔ تو پھر اس کی شاخیں اور پتے چہرے پر ڈاڑھی کی شکل میں نمودار ہو جایا کرتے ہیں۔ ورنہ یوں بے جڑ کے پتے اگر چہرے پر لگا لئے جائیں۔ تو وہ چند دن کے بعد سوکھ کر جھڑ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی دوست نے ڈاڑھی کے متعلق عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا تم کو ڈاڑھیوں کی فکر ہے۔ مجھے ایمان کی فکر ہے۔ جسکا مطلب یہ تھا۔ کہ ایمان کی جڑ قلوب میں مضبوط کرو۔ پھر ڈاڑھی خود بخود رکھ لی جائے گی۔

گراموفون اور روحانیت

آجکل گراموفون کا شوق لوگوں میں بڑھ رہا ہے۔ گو محکمہ افتاء کی طرف سے بعض حالات کے ماتحت گراموفون کے جواز کا فتویٰ مل گیا ہے یعنی اسراف اور تضیع اوقات نہ ہو۔ اشعار فحش یا مزامیر کے ساتھ نہ گائے جائیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ یہ فتوے [illegible] حضور کا ایک فتوے یاد ہے۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے عرض کرتا ہوں۔ حضور نے افریقہ کے ایک دوست کے استفسار میں لکھوایا "گراموفون روحانیت کے منافی اور احمدیت کے وقار کے خلاف ہے"

خلیفہ وقت سے اختلاف اور روحانیت

بعض لوگ یہ سوال اٹھایا کرتے ہیں۔ کہ کیا خلیفہ وقت سے اختلاف جائز ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس قسم کے سوال بھی فتوے پسندوں کے دل میں اٹھا کرتے ہیں۔ جو شخص تقوے کی راہوں پر قدم مار رہا ہو۔ اس کو اس قسم کے سوالوں کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی متقی کا مقام اس سے بالا ہوتا ہے۔ وہ بیعت کے بعد کسی قسم کا اختلاف جائز نہیں سمجھتا۔ جب ہمارا ایمان ہے۔ کہ ہم میں سے بہترین وجود کو خدا تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے۔ جس کو نہ صرف نور قلب اور نور الہام عطا فرماتا ہے۔ بلکہ نور عقل بھی اس کے پاس ہم سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ تو پھر اختلاف کے کیا معنی ؛

مسائل فقہ اور قومی پالیسی میں فرق

پھر اختلاف کی بھی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک اختلاف بعض شرعی مسائل فقہی ہوتا ہے۔ جس میں اجتہاد کی گنجائش ہوتی ہے مگر بعض معاملات قومی پالیسی کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان میں اختلاف نہ صرف ناجائز بلکہ بغاوت کے مترادف ہوتا ہے۔ مثلاً موجودہ سیاسی انقلاب میں اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مجموعی طور پر کوئی خاص مسلک تجویز فرمائیں۔ تو اس کے خلاف کرنیوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی مجرم ہوگا۔ فقہ کے مسائل کا تعلق انسان کی ذات سے ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں اختلاف قوم کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ مگر پالیسی کا تعلق قومی ترقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں اختلاف ناجائز ہوتا ہے۔

بیعت کا اصل مفہوم یہی ہے۔ کہ اس کے بعد پھر میں باقی نہ رہے۔ خود کو بیچ دینے کے بعد انسان کا کیا حق ہوتا ہے۔ جب تک ایسا ایمان نہ ہو۔ انسان ٹھوکر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس قسم کے سوالات آخر ٹھوکر کا موجب ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً انسان یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ بیعت تو میں نے شرعی معاملات میں کی ہوئی ہے۔ مگر فلاں مسئلہ تو سیاسی ہے۔ یا مثلاً ووٹوں وغیرہ کا معاملہ تو شخصی یا ملکی ہے۔ اس میں اختلاف کس طرح بیعت کے منافی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اختلاف پھر ترقی کرتا ہے۔ جو کہ تمام تعلقات بیعت میں آزاد کر دیتا ہے۔

مجھے ذاتی طور پر بعض ایسے دوستوں کا علم ہے۔ جنہوں نے بیعت کے بعد پہلے سیاسی معاملات میں اختلاف کو جائز رکھا۔ خلافت کمیٹی اور کانگرس کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ مگر آہستہ آہستہ ان کا تعلق خلافت روحانیہ سے بالکل منقطع ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس اس قسم کے سوالات سے بچنا ہی متقی کا کام ہے۔ فتوے تو کمزور کے لئے ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اوائل میں زیادہ بوجھ کے نیچے دب نہ جائے۔ جس طرح مریض کو پرہیز کرایا جاتا ہے۔ مگر تندرست آدمی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ پرہیز کے مقام سے ترقی کرکے طاقت کو بڑھانے کے لئے ورزشیں اور ریاضتیں کرے جو شخص ساری عمر پرہیز ہی کرتا رہے۔ وہ ترقی کب کریگا۔ اور اس کو قوت کب حاصل ہوگی۔

بد بودار اشیاء اور روحانیت

مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنے محبوب کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہونے کی کوشش کرے۔ اور اعلیٰ مقام جب تک حاصل نہ ہو مطمئن نہ ہو۔ بعض باتیں بے شک جائز ہوتی ہیں۔ مگر ادنیٰ مومن کے لئے۔ اعلیٰ مومن کا فرض ہے۔ کہ باریک سے باریک بدیوں سے بچے اور باریک سے باریک نیکیوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچا پیاز نہیں کھایا۔ اس لئے کہ ملائکہ کو تکلیف نہ ہو۔ مگر امت کو اجازت دے دی۔ اب یہ اجازت بطور رحم کے کمزوروں کے لئے تھی۔ اعلیٰ مومن کو حضور نے نہیں فرمایا۔ کہ تم ضرور کچا پیاز کھا لیا کرو۔ یہی حال حقہ اور تمباکو کا ہے۔ پس اگر کوئی مومن اعلےٰ ترقیات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہمیشہ جائز اور ناجائز کا سوال اٹھانا انسان کو ادنیٰ مقام پر رکھتا ہے۔

عوام کی نیکیاں خواص کی بدیاں ہوتی ہیں

روحانی ترقیات کے مقام الگ الگ ہیں۔ پھر احساسات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ یعنی قربانی کی قیمت احساس اور نتائج کے مطابق ہوتی ہے اسی کی طرف اولیاء کرام کا یہ مقولہ اشارہ کرتا ہے۔ کہ عوام کی نیکیاں خواص کی بدیاں ہوتی ہیں۔ ایک اچھی بات جو عوام کے لئے جائز اور نیکی ہو۔ خواص کے لئے وہ بدی شمار ہوگی۔ مثلاً ایک ادنیٰ مومن اگر لوگوں سے عدل کا معاملہ کرے۔ تو یہ اس کے لئے بہت بڑی نیکی ہے۔ مگر اعلےٰ مومن کے لئے عدل کے مقام پر ہونا بدی ہے کیونکہ انکو تو حکم ہے۔ کہ وہ عدل سے ترقی کرکے احسان بلکہ ایتائے ذی القربیٰ کا معاملہ لوگوں سے کرے۔ ذرا غور تو کرو۔ کہ جو شخص رب العلمین اور رحمٰن خدا کا مظہر بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کا عدل کے مقام پر ٹھہرے رہنا بدی نہیں تو اور کیا ہے۔ واضح ہو۔ کہ نیکی بدی کا مفہوم بھی نسبتی ہے۔ کوئی کام جو اپنی ذات میں نیکی ہو مگر انسان کو اس سے زیادہ اعلےٰ مقام پر رہے جانے میں وہ روک ہو جائے۔ تو وہ کام اس کے لئے بدی ہے۔ اسی طرح حرام اور حلال غذا کے بھی کئی درجات ہیں۔ مثلاً طیب۔ حلال۔ مکروہ مشتبہ۔ حرام۔ ادنےٰ مومن صرف حرام حلال میں فرق کرتا ہے۔ اور مکروہ کے متعلق چنداں احتیاط نہیں کرتا۔ مگر اعلےٰ مومن صرف حلال پر مطمئن نہ ہوگا۔ بلکہ وہ یہ دیکھیگا۔ کہ طیب بھی ہے یا نہیں۔ پس عوام کا حلال کے مقام پر ہونا نیکی ہے۔ مگر خواص کے لئے یہ ادنیٰ مقام اور بدی ہے۔ کیونکہ ان کو اس سے اعلےٰ یعنی طیب کے مقام پر ہونا چاہیئے

پھر اجازت یا رخصت پر عمل کرنے میں بھی درجات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ مثلاً مضطر کے لئے سؤر کا گوشت بقدر قوت لایموت کھا لینا جائز ہے۔ مگر اعلےٰ مومن ایسے موقع پر توکل کرے گا۔ اول تو اللہ تعالےٰ ستاری کرکے اس کو ایسے موقع سے ہی بچائے گا۔ لیکن اگر وہ کبھی پھنس بھی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ تقدیر خاص جاری کرکے اس کو حرام شے کھانے سے بچا لیگا۔ جیسا کہ اس صحابی کے ساتھ ہوا۔ جنکو رومیوں کا لشکر پکڑ کرکے گیا تھا۔ اور قید میں ڈال دیا تھا۔ کسی نے کہا ان کو سؤر کھانے کو دو۔ ان کے ہاں حرام ہے۔ صحابی کئی دن کے سخت بھوکے تھے۔ مگر انہوں نے نہ کھایا۔ آخر بادشاہ کے سر میں سخت درد شروع ہو گیا۔ کسی نے کہا شائد اس قیدی کی آہ لگی ہے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قیصر نے ان کو چھوڑ دیا۔ اب یہ خاص مومن سے خاص معاملہ تھا۔ ادنےٰ مومن اگر ایسے موقع پر ہوتا۔ تو اس کے لئے وہ گوشت نہ کھانا بدی تھا۔ کیونکہ وہ توکل کے اس مقام پر نہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اس کے لئے تقدیر خاص جاری کرتا۔ ایسا شخص اگر اجازت پر عمل نہیں کرتا۔ تو وہ گویا خدا کی آزمائش کرتا ہے۔ اور اسی حالت میں ادنیٰ مومن کا بھوک سے مر جانا خودکشی ہے۔ پس تعبیر الرویاء کی طرح فتوے بھی ہر شخص کے حالات کے ماتحت ہوتا ہے۔ ایک بات جو ادنیٰ مومن کے لئے جائز ہو۔ وہی اعلےٰ مومن کے لئے ناجائز ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا منشاء

ہم کو چاہیئے۔ کہ فتوے کے مقام سے ترقی کرکے تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں۔ اور ہر وقت جائز ناجائز کے گرداب میں نہ گھرے رہیں تا جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ منشا پورا ہو۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپکو مبعوث فرمایا۔ وہ منشاء کیا ہے۔ وہ حضور ہی کے الفاظ میں درج کر دیتا ہوں۔ حضور دعا فرماتے ہیں:۔ "میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے لفظ لاؤں۔ جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما۔ اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان کے دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔ اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ دن بھی ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں۔ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے"۔ (منقول از تقریر منہاج الطالبین) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تقریر منہاج الطالبین کے آخر میں فرماتے ہیں:۔ "سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت کا ہر شخص اولیاء اللہ میں سے نہ ہو۔ تو دنیا کو نجات نہیں دلائی جا سکتی"۔ سبحان اللہ کس قدر بلند خواہش ہے۔ اور کیسا روح کو تڑپا دینے والا پیغام ہے۔ میں نہیں یقین کر سکتا۔ کہ اس پیغام کو سنکر کوئی بھی احمدی ایسا ہو جس کے قلب میں اس بات کی امنگ نہ پیدا ہو جائے۔ کہ وہ جلد حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے والا ہو۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو حقیقی معنوں میں اس مقام کے لئے کوشاں ہیں۔ کسی ایک کا تو یہ حال ہے۔ کہ بیعت کرکے چند ایک دلائل وفات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ کے یاد کرکے مخالفین کو چیلنج کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی بڑی فتح اس بات میں جانتے ہیں۔ کہ ہم نے فلاں موقع پر فلاں مولوی صاحب کو لاجواب کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن اس سے بہت بلند و بالا تھا۔ کہ حضور ہم کو چند علمی باتیں اور دلائل سکھا دیں۔ وفات مسیح کو منوانے کیلئے تو ایک مجدد یا محدث ہی کافی تھا۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی۔ کہ صرف اتنی سی بات کے لئے وہ ایک نبی کو مبعوث کرتا۔ پس ہم کو احمدیت جیسی نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور جب تک اولیاء اللہ کا مقام حاصل نہ ہو۔ کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور ڈائریوں کا مطالعہ

یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ طبیب حاذق موجود ہے مرض کی تشخیص ہو کر نسخہ تجویز کر دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں وہ قیمتی موتی ہیں۔ کہ دنیا بھر کی علمی درسگاہوں میں ان کا نشان نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ بہت کم دوست ان کو باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک احمدی کم سے کم ایک صفحہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ پڑھے۔ پھر بعض کتب تو پڑھتے ہیں۔ مگر محض علمی دلائل پڑھنے کے لئے۔ نہ کہ اصلاح نفس کے لئے اس کے لئے حضرت اقدس کی ڈائریوں کے مطالعہ کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ان میں زیادہ تر اپنی جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی تشریح اور ان کی روشنی میں فرمائی جاتی ہیں۔ ان کا مطالعہ بھی نہایت ضروری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب غیر

حضرت کرشن کی پیدائش

ہندو لٹریچر میں حضرت کرشن کی پیدائش کے متعلق جو ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

بہن کے ساتھ بھائی کا سلوک

آپ کی جائے پیدائش متھرا ہے۔ والد کا نام واسدیو اور والدہ کا نام دیوکی تھا۔ اس زمانہ میں متھرا کی سلطنت پر کنس حکمران تھا۔ جو دیوکی کا بھائی تھا۔ وشنو پوران میں لکھا ہے۔ کہ جب دیوکی جی کے رخصتانہ کا وقت آیا۔ تو انہیں رتھ پر سوار کیا گیا۔ اور رتھ بانی کے فرائض خود کنس سرانجام دینے لگا۔ اس اثناء میں اسے غیب سے آواز آئی کہ جس لڑکی کو تو آج اس عزت کے ساتھ اس کے دولہا کے گھر پہونچانے جا رہا ہے۔ اس کی اولاد سے ایک ایسا لڑکا ہوگا۔ جس کے ہاتھ سے تیری موت واقع ہوگی۔ اس آواز کے سننے کے بعد اس نے رتھ کو تھام لیا۔ اور آئندہ خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے دیوکی کو اسی وقت جان سے مار دینے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ تلوار کھینچ کر اپنی بہن کی طرف بڑھا۔ کہ اس کا سر تن سے جدا کر دے۔ لیکن واسدیو نے اس کی بہت منت سماجت کی۔ کہ اس ارادہ سے باز رہے۔

کنس کی خون آشامی

اس کا کنس پر یہ اثر ہوا۔ کہ وہ دیوکی کے قتل کے ارادہ سے باز آ گیا۔ لیکن واسدیو سے یہ وعدہ لیا۔ کہ اس کے بطن سے جو بھی اولاد ہوگی۔ وہ اس کے حوالے کر دی جایا کرے گی قریباً سب راوی متفق ہیں۔ کہ اس وعدہ کے مطابق واسدیو نے اپنے چھ لڑکے کنس کے حوالے کئے۔ اور اس ظالم نے ان تمام کو ہلاک کرا دیا۔

ہندوؤں میں تعدد ازدواج

ہندوؤں کی کتب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کنس نے نہ صرف واسدیو کی اس اولاد کو جو دیوکی کے بطن سے ہوئی ہلاک کرایا۔ بلکہ ان بچوں کو بھی مروا دیا۔ جو واسدیو کی دوسری بیویوں کے بطن سے تھے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب آنجہانی نے "مہاراج سری کرشن اور ان کی تعلیم" کے نام سے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں رقم طراز ہیں "مزید برآں یہ کہ دشمن نے دیوکی کے پسروں کے خون پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ واسدیو کے باقی تمام لڑکوں کو بھی جو دوسری استریوں سے تھے مروا ڈالا" (صفحہ ۵۹) اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس زمانہ میں جب ہندو دہرم کی صحیح اور اصل صورت دنیا میں موجود تھی۔ اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ پائے جاتے تھے۔ تعدد ازدواج کا رواج تھا۔ اب جو ہندو اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور معیوب بتاتے ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں کے خلاف چلتے ہیں۔

بلرام کی پیدائش

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چھ بچے اس طرح ضائع کر چکنے کے بعد واسدیو کو خیال ہوا۔ کہ اس طرح تو نسل کا ہی خاتمہ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس نے اپنے دوست احباب اور رشتہ داروں کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ آئندہ پیدا ہونے والے بچوں کو ظالم کنس کے حوالہ نہیں کیا جائیگا چنانچہ جب ساتویں بار دیوکی کو حمل ہوا۔ تو اسے خاص طور پر پوشیدہ رکھنے کا انتظام کیا گیا۔ پرانوں میں ایک روایت ہے۔ کہ دیوتاؤں نے دیوکی جی کے پیٹ سے جنین کو نکال کر واسدیو کی ایک دوسری بیوی روہنی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ اور پھر روہنی کو ایک قریبی موضع گوکل نامی میں پہونچا دیا۔ چنانچہ بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام بلرام تھا۔ اس کے بعد آٹھویں بار دیوکی جی کو حمل ہوا۔ کنس کے کان میں بھی یہ بھنک پڑ چکی تھی۔ کہ واسدیو اپنی اولاد کو اس کے ہاتھ سے بچا لینے کی کوشش میں ہے۔ اس نے میاں بیوی کو ایک محفوظ مقام میں نظر بند کر کے ان پر سنگین پہرہ لگا دیا۔ یہ دیکھ کر واسدیو اور ان کے خیر خواہوں و ہمدردوں نے اور بھی زیادہ کوشش پیدا ہونے والے بچہ کو بچانے کی شروع کر دی۔

دیوکی سے یشودہا کا وعدہ

بھاگوت پوران کی ایک کتھا میں لکھا ہے۔ کہ جن دنوں دیوکی جی حمل سے تھیں۔ وہ ایک روز جمنا پر اشنان کرنے گئیں۔ وہاں پر گوکل کے نند کی بیوی یشودہا کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی۔ دیوکی جی نے یشودہا سے اس ظلم عظیم کا ذکر کیا۔ جو کنس ان پر کر رہا تھا۔ یشودہا نے اس داستان مصیبت سے متاثر ہو کر وعدہ کر لیا۔ کہ تمہارے ہاں اب کے جو بچہ پیدا ہوگا میں اس کی پرورش کرونگی۔ اور اس کی بجائے اپنا بچہ تیرے پاس پہنچا دونگی۔ تا کنس اسے قتل کر کے مطمئن ہو جائے۔

کرشن جی یشودہا کی گود میں

کرشن جی کی پیدائش رات کے وقت ہوئی۔ رات سخت اندھیری تھی۔ بادل گرج رہے اور بجلی چمک رہی تھی۔ آندھی اور بارش کا بھی سخت زور تھا۔ بچہ کے پیدا ہوتے ہی واسدیو نے اسے نہایت احتیاط کے ساتھ کپڑے میں لپیٹ لیا۔ لکھا ہے تمام پہرہ دار اس بچہ کی کرامت سے غفلت کی نیند سو گئے اور واسدیو بچہ کو لے کر ان کے پاس سے نکل گئے۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکلے۔ تو آدھی رات کا سماں تھا۔ اور لکھا ہے کہ شیش ناگ نے اپنی پھن کو چھتری کی طرح کرشن کے اوپر تان دیا۔ تا وہ بارش سے محفوظ رہیں۔ جب واسدیو جمنا کے کنارے پہنچے۔ تا گوکل میں جو دریا کے دوسرے کنارے پر واقع تھا۔ بچہ کو پہنچا ئیں۔ تو طوفان بالکل ختم ہو گیا۔ ستارے نکل آئے بلکہ دریا کا پانی اس قدر اتر گیا۔ کہ واسدیو جی پیدل ہی عبور کر گئے۔ دریا کے دوسرے کنارے پر نند جی کھڑے تھے۔ انہوں نے کرشن کو لے لیا۔ اور اپنی لڑکی واسدیو کے حوالہ کر دی۔ جو واسدیو نے لا کر دیوکی جی کے پاس لٹا دی۔

یشودہا کی لڑکی پر کنس کا ظلم

صبح جب کنس کو اطلاع ملی۔ کہ دیوکی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو وہ فوراً زچہ خانہ میں پہونچا۔ اور اپنی بہن کی گریہ و زاری کی پروا نہ کرتے ہوئے لڑکی کو اس کی گود سے چھین کر زمین پر دے مارا۔ لیکن لڑکی نے فوراً دیوی کی شکل اختیار کر لی۔ اور ہوا میں اڑ گئی۔

نند کون تھا

یہ نند جس کے ہاں کرشن جی نے پرورش پانا شروع کی کون تھا؟ اس کے متعلق پورانوں کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی خانہ بدوش قوم کا سردار تھا۔ جسے پورانوں میں گوپ بتایا گیا ہے۔ یہ قوم ہندوستان کی موجودہ خانہ بدوش اقوام کی طرح کہیں مستقل رہائش اختیار نہ کرتی تھی۔ بلکہ ادہر ادہر پھرتی رہتی تھی۔ ڈھور ڈنگر پالتی اور دودھ مکھن بیچ کر گذر اوقات کرتی تھی۔

جادو بنس کے بچوں کا قتل عام

کنس نے اگرچہ نند کی لڑکی کو زمین پر دے مارا تھا لیکن اسے شک پیدا ہوا۔ کہ دیوکی کا بچہ کہیں چھپا دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اس نے حکم دیا کہ جادو بنس یعنی شاہی خاندان کے تمام بچے قتل کئے جائیں۔ اور اس طرح سے اسے خیال تھا۔ کہ واسدیو کا لڑکا بھی اس قتل عام میں موت کا شکار ہو جائیگا لیکن یہ کسی کو وہم بھی نہ تھا۔ کہ وہ خانہ بدوش قوم میں پرورش پا رہا ہے۔ اس لئے اسے کوئی گزند نہ پہونچ سکی۔

متھرا میں کرشن جی کی یادگاریں

اس وقت تک متھرا میں برلب جمنا ایک کوٹھری میں موجود ہے جس کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کرشن جی کی پیدائش اس کے اندر ہی ہوئی تھی۔ اسے "کارا گرہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح متھرا میں ایک مقام "جھوک گھاٹ" ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں کنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظلومین کشمیر اور مسئلۂ تعلیم

کشمیری مسلمان طلبا کی تعلیمی ترقی کے لئے فوری چندہ کی ضرورت

مظلومین کشمیر کی اعانت کا سوال ایسی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ کہ حالات زمانہ سے ذرہ بھر بھی واقفیت رکھنے والا کوئی انسان نہ اس کی ضرورت کا انکار کر سکتا ہے۔ اور نہ ایک لمحہ کے لئے اس سے بے اعتنائی کر سکتا ہے ؛

آج کشمیری مسلمان آئینی رنگ میں اپنے حقوق کے حاصل کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ اور احباب جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابتدائی انسانی حقوق کے حاصل کرنے کے لئے قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ بچوں۔ بوڑھوں مردوں۔ اور عورتوں تک نے قربانی و ایثار کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اور حکومت کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنی مظلومیت کی داستان مشرق و مغرب تک پہنچا دی۔ دنیا سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ کشمیری مسلمانوں کی نحیف و کمزور آواز جو دردمند اور مجروح قلوب سے اٹھی تھی۔ رائگاں نہ گئی۔ بلکہ اس نے بلند ہونا شروع کیا حتیٰ کہ اس سے مغرب کے ایوانوں میں گونج پیدا ہو گئی۔ اور کئی لوگ جن کے دلوں میں ہمدردی اور مواسات کا جذبہ اللہ تعالےٰ نے رکھا تھا۔ اس امر کا تہیہ کر کے اٹھ کھڑے ہوئے کہ وہ دامے قدمے سخنے جس طرح بھی ممکن ہو گا۔ مظلومین کشمیر کی امداد کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں گے ؛

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر کامل اعتماد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں پہلے آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوئی۔ جو اب آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہے۔ اس کمیٹی نے مظلومین کشمیر کی دادرسی کے لئے جتنی گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان کا وقتاً فوقتاً لیڈران کشمیر نے تحریر و تقریر کے ذریعہ اظہار کیا۔ اور حال میں خطہ کشمیر کی بیشتر انجمنوں نے جس خلوص دل سے آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن پر کامل اعتماد کا قراردادوں کے ذریعہ اظہار کیا ہے۔ وہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مظلومین کشمیر یقین رکھتے ہیں۔ کہ حقیقی خیر خواہی کے جذبات کے ساتھ اگر کوئی جماعت ان کے حقوق کے لئے اپنی طاقتیں صرف کر رہی ہے۔ تو وہ صرف آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن ہی ہے۔

چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کی ضرورت

یہ امر احباب پر واضح ہے۔ کہ ہر کام کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چندہ کشمیر کی رفتار اگرچہ ابتدائی ایام میں کچھ اچھی رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے اس بارے میں پہلا سا جوش نہیں پایا جاتا۔ اس کے مقابلہ میں خرچ برابر ہو رہا ہے جو آمد کی نسبت دو چند سے بھی زیادہ ہے۔ پس احباب کو چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تا کشمیر کے کام میں کسی قسم کی روک مالی تنگی کی وجہ سے پیدا ہو کر کام کو نقصان نہ پہنچے

مسئلۂ تعلیم

مظلومین کشمیر کی ترقی کے متعلق مختلف امور جو زیر غور ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین مسئلۂ تعلیم ہے۔ احباب کرام کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ کشمیری مسلمان تعلیم میں بہت ہی پیچھے ہیں۔ اور بالعموم غیر اقوام تعلیم میں ان سے بہت آگے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا عنصر ملازمتوں میں بہت ہی قلیل بلکہ اقل ہے۔ جو لوگ کسی محکمہ میں کام کرتے ہیں۔ وہ بھی ادنےٰ اسامیوں پر ہیں۔ اس کمزوری کو دور کرنے کیلئے فوری ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کا انتظام کیا جائے

مستقل فنڈ کی ضرورت

اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مستقل فنڈ مہیا کیا جائے۔ تا نادار مگر ہونہار اور ذہین طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں۔ اس غرض کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ کشمیر کے ہونہار اور ذہین مسلمان طلباء کی اعانت کے لئے نہ صرف غیر ملازم مسلمانوں سے ہی چندہ وصول کیا جائے۔ بلکہ سرکاری ملازموں سے بھی چندہ لیا جائے۔ چونکہ یہ مسلمانوں کی تعلیم کا سوال ہے۔ نادار طلباء کی امداد کرنا ہر قومی فرد پر واجب ہے۔ اور اس قسم کے قومی چندے میں کسی قسم کی روک سرکاری ملازموں کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ سرکاری ملازموں سے بھی یہ تعلیمی چندہ کم سے کم ایک پائی فی روپیہ ماہوار لیا جائے۔ اول تو کوشش کی جائے۔ کہ ان سے زیادہ چندہ لیا جائے۔ لیکن اگر ایک پائی فی روپیہ ماہوار یا اس سے بھی کم شرح پر وصول کیا جائے۔ تو بھی خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ سرکاری ملازموں کا یہ چندہ سوائے تعلیم کے کسی دوسری جگہ نہیں صرف کیا جائے گا۔ پس سرکاری ملازموں سے درخواست ہے۔ کہ وہ کشمیر کے نادار مگر ہونہار طلباء کی امداد کے لئے اپنا دست کرم دراز کریں۔ ان کی یہ امداد ایک صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کے لئے ثواب کا موجب ہو گی۔ احمدی احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں دوسرے مسلمانوں سے بھی تعلیمی چندہ کشمیر وصول کرنے میں خاص جدوجہد کرتے ہوئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں ؛

پس امید ہے۔ کہ احمدی احباب نہ صرف اپنا تعلیمی چندہ باقاعدہ ادا کریں گے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کریں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے ؛

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر جماعتیں جولائی اگست ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں۔ تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کے لئے مناسب ہدایات دے دوں۔ اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مالی کی ضرورت

ضرورت ہے۔ قادیان میں ایک مالی کی جو ہر قسم کے پیوند لگانے۔ پھول لگانے۔ سبزی ترکاری۔ چارہ بونے کا کام جانتا ہو خصوصاً پھلدار درختوں کی حفاظت اور پرداخت سے اچھی طرح واقف ہو۔ محنتی ہو۔ اور ہاتھ سے کام کرنے میں عار نہ سمجھتا ہو۔ امتحان پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد و دیگر حالات معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان آنی چاہئیں ؛

رشتوں کی ضرورت

دفتر امور عامہ میں بعض لڑکیوں کے رشتوں کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ احباب حسب حال شادی امیدوار لڑکوں کے نام اور تفصیلی کوائف مع تصدیق بھجوائیں ؛ (ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبایعین ۱۹۳۷ء

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر	نام	ضلع
۱۲۴۹	محمد حسین صاحب	ضلع جھنگ
۱۲۵۰	نذیر احمد صاحب	〃 لائل پور
۱۲۵۱	طالب حسین صاحب	〃 جھنگ
۱۲۵۲	غلام محمد صاحب	〃 لائل پور
۱۲۵۳	محمد بی بی صاحبہ	〃 ملتان
۱۲۵۴	عنایت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۵۵	مائی نعمت صاحبہ	〃 〃
۱۲۵۶	عبدالرحمن صاحب	〃 لائل پور
۱۲۵۷	میاں علی محمد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۲۵۸	غلام احمد صاحب	〃 〃
۱۲۵۹	احمد دین صاحب	〃 〃
۱۲۶۰	شریف احمد صاحب	〃 〃
۱۲۶۱	ولی محمد صاحب	〃 〃
	سراج دین صاحب	〃 〃
۱۲	عبدالرحمن صاحب	〃 〃
۱۲۶۱	شیر محمد صاحب	〃 سرگودھا
۱۲۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۲۶۶	نبی بخش صاحب	〃 〃
۱۲۶۷	یونس صاحب	〃 〃
۱۲۶۸	شیخ بشیر احمد صاحب	〃 لائل پور
۱۲۶۹	مالن صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۰	نور بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۱	محمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۲	نسیم اختر صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۳	مراد بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۴	کرم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۵	امت العزیز صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۶	صابرہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۷	امام بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۸	فہمیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۲۷۹	بھاگو بی بی صاحبہ	〃 سرگودھا
۱۲۸۰	حسن بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۸۱	مقبول بیگم صاحبہ	〃 لائل پور
۱۲۸۲	سردار بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۲۸۳	امینہ بی بی صاحبہ	〃 〃

نمبر	نام	ضلع
۱۲۸۴	عالم بی بی صاحبہ	ضلع لائل پور
۱۲۸۵	عزیزہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۸۶	نعمت بی بی صاحبہ	〃 ملتان
۱۲۸۷	عنایت بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۱۲۸۸	امۃ العزیز صاحبہ	〃 سرگودھا
۱۲۸۹	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۰	بڑھی صاحبہ	〃 لائل پور
۱۲۹۱	اللہ رکھی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۲	سراج بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۳	بھولی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۴	بیگم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۵	محمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۶	فضل بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۷	فتح بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۸	ہاجرہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲۹۹	زینب بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۱۳۰۰	امۃ الحفیظ صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۱	رشید بیگم صاحبہ	〃 سرگودھا
۱۳۰۲	رحمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۳	مہر بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۴	زینب بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۱۳۰۵	امۃ الرشید صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۶	امۃ الحمید صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۷	امیر بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۸	زبیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۰۹	رفیق الرحمن صاحب	〃 〃
۱۳۱۰	منظور بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۱	رقیہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۲	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۳	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۴	رابعہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۵	رسول بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۶	ناصرہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۷	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۱۸	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃

نمبر	نام	ضلع
۱۳۱۹	حیدر بی بی صاحبہ	ضلع لائل پور
۱۳۲۰	خورشید بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۲۱	فاطمہ بیگم صاحبہ	〃 شاہ پور
۱۳۲۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۱۳۲۳	وزیر بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۳۲۴	عزیز بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۱۳۲۵	حمیدہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۲۶	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۲۷	بشیر فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۱۳۲۸	گوہر بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۱۳۲۹	بختاور صاحبہ	شاہ پور
۱۳۳۰	تابعہ بی بی صاحبہ	سرگودھا
۱۳۳۱	تابعہ بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۱۳۳۲	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۳۳	حافظہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۳۴	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۳۵	محمد عبداللہ صاحب	〃 لائل پور
۱۳۳۶	صالح محمد صاحب	〃 〃
۱۳۳۷	نور محمد صاحب	〃 〃
۱۳۳۸	نور احمد صاحب	〃 〃
۱۳۳۹	غلام احمد صاحب	〃 سرگودھا
۱۳۴۰	محمد بوٹا صاحب	〃 لائل پور
۱۳۴۱	احمد دین صاحب	〃 〃
۱۳۴۲	محمد شفیع صاحب	〃 〃
۱۳۴۳	وزیر احمد صاحب	〃 سرگودھا
۱۳۴۴	عبدالعزیز صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۴۵	سید بشیر احمد صاحب	〃 لائل پور
۱۳۴۶	چوہدری ناصر احمد صاحب	〃 〃
۱۳۴۷	امانت اللہ صاحب	〃 〃
۱۳۴۸	چوہدری ثناء اللہ صاحب	〃 〃
۱۳۴۹	چوہدری نصر اللہ صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۵۰	عنایت اللہ صاحب	〃 لائل پور
۱۳۵۱	چوہدری مقبول احمد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۵۲	چوہدری نبی احمد صاحب	〃 ملتان
۱۳۵۳	فضل دین صاحب	شیخوپورہ
۱۳۵۴	حیات محمد صاحب	ضلع لائلپور
۱۳۵۵	غلام محمد صاحب	〃 سرگودھا
۱۳۵۶	محمد رمضان صاحب	〃 لائل پور
۱۳۵۷	سردار احمد صاحب	〃 شیخوپورہ

نمبر	نام	ضلع
۱۳۵۸	محمد حسین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۳۵۹	برکت علی صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۳۶۰	مختار احمد صاحب	〃 لائل پور
۱۳۶۱	منیر احمد صاحب	〃 〃
۱۳۶۲	ماسٹر عبداللہ صاحب	〃 سرگودھا
۱۳۶۳	چوہدری عبداللہ صاحب	〃 لائل پور
۱۳۶۴	محمد صدیق صاحب	〃 〃
۱۳۶۵	سراج دین صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۶۶	چوہدری شاہ محمد صاحب	〃 لائل پور
۱۳۶۷	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۶۸	چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 سرگودھا
۱۳۶۹	اللہ داد صاحب	〃 لائل پور
۱۳۷۰	چوہدری سید احمد صاحب	〃 〃
۱۳۷۱	چوہدری محمود احمد صاحب	〃 〃
۱۳۷۲	محمد شریف صاحب	〃 〃
۱۳۷۳	حمید احمد صاحب	〃 〃
۱۳۷۴	حسین صاحب	〃 〃
۱۳۷۵	شیخ محمود الحسن صاحب	لاہور
۱۳۷۶	محمد یعقوب خانصاحب	
۱۳۷۷	[illegible] صاحبہ	
۱۳۷۸	رحمتے صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۳۷۹	انوری بیگم صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۱۳۸۰	سکینہ بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۱۳۸۱	حکومت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۸۲	چوہدری برکت علی خانصاحب	〃 〃
۱۳۸۳	صادق حسین صاحب	لائل پور
۱۳۸۴	صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب	ضلع پشاور
۱۳۸۵	صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب	〃 〃
۱۳۸۶	بشیر احمد صاحب	〃 منٹگمری
۱۳۸۷	نظام الدین صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۳۸۸	ماسٹر حلیم گل صاحب	〃 کوہاٹ
۱۳۸۹	نور خاتم صاحبہ	〃 〃
۱۳۹۰	شیخ محمد علی صاحب	〃 〃
۱۳۹۱	عبدالرحمن صاحب	
۱۳۹۲	محمد شفیع صاحب	ضلع اٹک
۱۳۹۳	نور احمد صاحب	〃 گورداسپور
۱۳۹۴	یوسف خان صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۳۹۵	فقیر محمد صاحب	〃 لدھیانہ
۱۳۹۶	شیخ احمد صاحب	〃 شاہ پور (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالانوار میں نئے حصہ داران کیلئے گنجائش

بعض احباب کی گفتگو سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب دارالانوار کے نئے حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دارالانوار میں نئے حصہ دار ہو سکتے ہیں۔ جو احباب دارالانوار کا حصہ خریدنا چاہتے ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ یکم فروری ۳۲ء سے اب تک کا روپیہ ادا کر کے شامل ہو جائیں۔ ایک حصہ پچیس روپیہ ماہوار کا ہوگا جو یکم فروری ۳۲ء سے دس سال تک ادا کرنا ہے۔ اس وقت دارالانوار میں مندرجہ ذیل قطعات خالی ہیں نمبر ۲۹ اے کلاس ۱۲ کنال نمبر ۲۵ اے کلاس ۱۲ کنال۔ نمبر ۱۷ بی کلاس ۸ کنال نمبر ۱۹ ۸ کنال بی کلاس۔ نمبر ۳ بی کلاس ۸ کنال۔ نمبر ۹۷ ۴ کنال ڈی کلاس نمبر ۹۸ ۴ کنال ڈی کلاس۔ نئے حصہ داران قطعات میں سے جو قطعہ پسند فرماتے ہوں۔ لے سکتے ہیں۔ یا توسیع کے لئے زمین لے سکتے ہیں۔ موجودہ حصہ داران میں سے بھی اگر کوئی اپنا قطعہ تبدیل کرنا چاہیں۔ تو اپنا پہلا قطعہ چھوڑ کر ان میں سے لے سکتے ہیں۔

چونکہ دارالانوار میں سڑکیں ساٹھ فٹ اور تیس فٹ کی ہیں۔ قادیان کے کسی محلہ میں اتنی بڑی سڑکیں نہیں۔ دارالانوار صرف حصہ داران کو زمین ارزان مہیا کر رہا ہے۔ اور حصہ دار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے کا ثواب حاصل کرتے ہوئے دارالامان میں مکان بنا سکتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ حصہ دار ہو کر نہ صرف آسانی سے اپنا مکان بنا لیں۔ بلکہ ثواب بھی حاصل کر لیں۔ نئے حصہ داران کے لئے گنجائش ہے۔ پس احباب کو جلد سے جلد حصہ دار بن جانا چاہیئے۔ تو اعلا اور دریافت طلب امور سیکرٹری دارالانوار سے دریافت فرمائیں۔

خاکسار۔ برکت علی سیکرٹری دارالانوار کمیٹی)

زر وصیت کے متعلق ضروری اعلان

بعض اوقات دوست جب وصایا کا روپیہ بھیجتے ہیں تو نمبر وصیت درج نہیں کرتے۔ اس سے غلطی ہو جاتی ہے اور کئی دفعہ وہ روپیہ چندہ عام میں درج ہو جاتا ہے۔ یا کسی دوسرے موصی دوست کے کھاتہ میں پڑ جاتا ہے۔ ایسی غلطی کا امکان ایسی صورتوں میں زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب روپیہ موصی کے سوائے کوئی دوسرے دوست اس کی طرف سے بھیجتے ہیں۔ بعد میں ایسی غلطیوں کے درست کرنے میں سخت حسابی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے تمام دوست خواہ وہ عہدہ دار جماعت ہائے مقامی ہوں۔ یا خود موصی یا کوئی دوسرے دوست جو موصیوں کی طرف سے بھیج رہے ہوں۔ ہر صورت میں یہ صفائی سے درج کریں۔ کہ کس قدر رقم کس نمبر اور کس نام کے موصی صاحب کے کھاتہ میں درج ہونی چاہیئے۔ اور سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان کو بھی اسی وقت اطلاع دی جائے۔ کہ اس قدر رقم متعلق فلاں دوست کی وصیت کے جن کی وصیت کا نمبر یہ ہے ارسال کی گئی ہے۔ امید ہے کہ سب دوست اس امر میں تعاون فرمائیں گے۔ اور دفتر کے کام کی درستی اور باقاعدگی میں ممد ہونگے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

کاریگروں اور ایجنٹوں کی ضرورت

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان کو ہوزری کی پاور مشینوں پر کام کرنے کے لئے تجربہ کار اور ہوشیار کاریگروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد فوراً بھجوا دیں۔ علاوہ ازیں کمپنی کو حصص کی فروخت کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تنخواہ دار اور کمیشن ایجنٹ درکار ہیں۔ ایجنٹی کے کام میں شغف رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کمپنی کو ارسال کریں۔ درخواست میں اس امر کی وضاحت ہونی ضروری ہے۔ کہ کم از کم شرح کمیشن کیا ہوگی یہ درخواستیں ۱۰ جولائی سے قبل دفتر میں آجانی چاہیئں اس تاریخ کے بعد مناسب اشخاص کا انتخاب عمل میں لا کر کام دیا جائے گا۔

(جنرل منیجر)

بقایا داران سٹار ہوزری فوری توجہ کریں

کمپنی کی مشینری ولایت سے روانہ ہو چکی ہے۔ اور چند دنوں تک قادیان پہنچنے والی ہے۔ جس کے آتے ہی انشاء اللہ العزیز کام جاری ہو جائے گا۔ بعض دوستوں نے تاحال قسط دوئم کے مبلغ تین روپے فی حصہ ارسال نہیں فرمائے۔ ایسے احباب کو ماہ مئی میں انفرادی طور پر یاد دہانیاں جا چکی ہیں۔ چونکہ اب روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے تمام بقایا داران مہربانی فرما کر فوراً اپنے ذمہ کی رقوم کمپنی کے نام ارسال کر دیں۔ تاکہ روپیہ کی کمی کے باعث خدانخواستہ کام میں کوئی دقت واقع نہ ہو۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔ اور مقامی سکرٹریان مال سے استدعا ہے کہ وہ ایسے بقایا جات کی وصولی میں کوشاں ہو کر کمپنی کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ (جنرل منیجر)

الفضل کی اکیسویں جلد کا اختتام

اس نمبر ۱۵۵ کے ساتھ الفضل کی اکیسویں جلد ختم ہوتی ہے۔ دوران سال میں دو یوم التبلیغ دو عیدیں اور کئی تقاریب آئیں۔ مگر اخبار برابر نکلتا رہا۔ جس سے عملہ کی محنت و جانفشانی کے علاوہ اخراجات کی زیادتی ظاہر ہے۔ اس صورت حال میں ضروری ہے۔ کہ احباب کرام الفضل کی توسیع اشاعت کی جانب خاص توجہ فرمائیں نیز جو پہلے سے خریدار ہیں ان میں سے جن احباب کا چندہ ۱۶ جون و ۱۵ جولائی کے مابین کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور ان کی فہرست اسماء الفضل نمبر ۱۵۲ میں صفحہ ۱۰ و ۱۱ پر دی جا چکی ہے۔ وہ مہربانی فرما کر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی جلد بھجوا دیں۔ تاکہ وی پی کا ۵ زائد خرچ نہ پڑے ورنہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ الفضل کو اخراجات بروقت ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام وی پی وصول کر لئے جائیں۔ اور کسی صاحب کا اخبار ہمیں تا وصولی قیمت امانت میں نہ رکھنا پڑے۔ کہ اس طرح پر طرفین کا نقصان ہے۔

(مینیجر الفضل)

ضرورت

بیرون ہند کے ایک ملک میں ایک جگہ پر Architectural Draftsman (آرچی ٹیکچرل ڈرافٹسمین) کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد جلد سے جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ صرف وہ دوست درخواستیں بھجوائیں۔ جو اس کام میں ماہر ہوں اور عمارت کے کام میں اچھا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ-/۲۵۰ ماہوار ہوگی۔ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی علیحدہ کاغذ پر شامل درخواست ہو۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ضرورت ہے

ضلع لاہور کے ایک قصبہ میں لڑکیوں کے انگریزی مڈل سکول کے لئے ایک ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے احباب سے درخواست ہے۔ کہ اگر کوئی استانی مل سکتی ہو تو اس کی درخواست معہ سفارش فوراً نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قندہار اور ہرات کے درمیان سلسلہ ٹیلی فون مکمل ہوگیا ہے۔ علاوہ ازیں افغانستان کے دارالسلطنت کابل اور دیگر شہروں میں بھی تار کا سلسلہ قائم کردیا گیا ہے۔ مزار شریف قتغان اور بدخشان کے درمیان جہاں تار یا ٹیلی فون کا سلسلہ قائم ہونا مشکل تھا۔ لاسلکی کا انتظام کیا گیا ہے۔

بلدیہ لاہور نے ڈاہن کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو موجودہ نشستوں سے ساتھ نشستیں زیادہ دی جائیں۔ اور اسی کے مطابق وارڈوں کی تقسیم کی جائے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس مضمون کی قرارداد پیش کرنے والے ہیں۔ کہ ریلوے سٹیشنوں پر اشیاء کی فروخت کے موجودہ طریق کا از سر نو اس طرح انتظام کیا جائے۔ کہ ٹھیکے نیلام کی بجائے بھی مقرر قیمتیں لی جایا کریں جو شہر میں لی جاتی ہیں۔ نیز ریلوے سے تعلق نہ رکھنے والے اشخاص کو سٹیشنوں پر اشیاء کی فروختگی کی نگرانی پر مامور کیا جائے۔ اور موجودہ ٹھیکیداروں کو ہر صورت موقوف کردیا جائے۔

شملہ سے ۲۳ جون کی اطلاع کے مطابق جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا اختتام اگست سے پہلے شائع ہونا غیر اغلب ہے۔ اسی طرح انڈیا بل کرسمس سے پیشتر برٹش پارلیمنٹ میں پیش نہیں ہوسکے گا۔ کمیٹی کے صدر نے رپورٹ کا مسودہ پیش کردیا ہے۔ جس میں بڑے صوبوں کے لئے دو ایوانوں کی سفارش کی گئی ہے۔ مرکزی ہوس کے ممبران جو بالواسطہ طور پر منتخب کئے جائیں گے ان کی تعداد بہت قلیل ہوگی محکمہ سی آئی۔ ڈی کو وزراء کے سپرد نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت رکھا جائے گا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس ۲۴ جون کو نئی دہلی میں زیر صدارت خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب منعقد ہوا۔ ۹ ووٹوں کی مخالفت اور ۱۳ ووٹوں کی موافقت سے لیگ نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے پاس شدہ ریزولیوشنوں کو مبہم اور ناتسلی بخش قرار دیا۔

ایک ہزار جرمنوں کی ایک جماعت آسلو کی ایک اطلاع کے مطابق عیش و عشرت منانے کے لئے چودہ ہزار ٹن کے ایک جہاز "ڈرسٹڈن" نامی میں سمندر کی سیر کو روانہ ہوئی۔ شام کے وقت وہ کھانا کھا رہے تھے۔ کہ دھند کی زیادتی اور طوفان کی وجہ سے جہاز راستہ بھٹک کر ایک چٹان سے ٹکرایا۔ اور ہچکولے کھاتا ہوا غرق ہوگیا۔ چند جانیں ضائع ہوگئیں۔

روم سے ۲۱ جون کی اطلاع ہے کہ اون کی بین الاقوامی کانفرنس نے ایک کمیٹی کے تقرر کا فیصلہ کیا ہے۔ جو حکومتوں کو اس بات پر مجبور کرے گی۔ کہ وہ تمدنی اور صنعتی معیار زندگی کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی اقدام کریں۔ برطانوی نمائندے کا بیان ہے کہ جاپان نے گزشتہ کی نسبت اس سال دس گنا زیادہ اونی مال کی برآمد کی ہے۔

جیلخانجات بنگال کی رپورٹ بابت ۱۹۳۳ء مظہر ہے کہ سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد میں کمی ہوجانے کے باوجود جیل خانے ابھی تک بھرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ عام قیدیوں کی تعداد کم نہیں ہوئی۔ سال کے آغاز میں قیداول کی تعداد ۲۲۵ تھی۔ جو سال کے اختتام پر ۸۸ قیدی انڈیمان بھیجے جانے کے بعد ۲۴۸ تھی۔

بمبئی سے ۲۴ جون کی اطلاع ہے کہ اگر کانگرس نے کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کو اپنے پروگرام کا حصہ نہ بنایا۔ تو مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ کانگرس سے علیحدہ ہوجائیں گے

لنڈن سے ۲۳ جون کی اطلاع ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ کینیڈا۔ روس اور مشرقی یورپ میں غلہ کی تمام فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ جس سے خشک سالی اور قحط کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں۔

جموں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امسال پانچویں کشمیر سٹیٹ نمائش ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہوکر ۲۱ روز تک جاری رہے گی۔

ایلور (مدراس) کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقامی ہندوؤں نے اس وہم کے زیر اثر کہ چیچک کی دیوی خون کی پیاسی ہے ایک ہزار دنبوں اور بکروں اور ڈیڑھ ہزار مرغوں کا خون کرکے دیوی پر چڑھا دیا۔ ایک شخص نے جو چیچک کے حملہ سے بچ گیا تھا۔ اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ایک آدمی سے اپنی پیٹھ پر کوڑے لگوائے۔ اور دیوی کے سامنے یہ اعلان کیا۔ کہ اسے کوڑے لگنے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں بنگال کے ۸۲ نظر بند شریک ہوئے۔ جن میں سے چھپن پاس ہوگئے۔ دو نظر بند لڑکیاں بھی پاس ہوئیں۔

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کلکتہ کی ایک اطلاع ہے کہ اس وقت وہاں تین ہزار اشخاص تپ دق میں مبتلا ہیں

گاندھی جی کی یوروپین چیلی میراں بہن ۲۴ جون کو انگلستان روانہ ہوگئی۔ روانگی سے پیشتر نمائندہ پریس سے کہا کہ میں اس لئے جارہی ہوں کہ یورپ کو گاندھی جی کے پرسنے کا پیغام پہنچاؤں۔

حکومت برطانیہ سرکاری دفاتر کی مختلف نائب وائسرسیشنوں کی مرمت پر ہر سال ۹۲ ہزار پونڈ خرچ کرتی۔ ریوٹر کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ اسلحہ کے متعلق بین الاقوامی کمیٹی میں امریکن نمائندوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہر قوم کو اپنے مقبوضات میں تیار شدہ سامان جنگ کی رسد وار قرار دیا جائے۔ نیز یہ تجویز پیش کی گئی کہ لائسنسوں کے اجراء کے متعلق احکام سے بھی کمیشن تحقیق اسلحہ کو باخبر رکھا جائے۔ جاپان اور زیکوسلاویہ کے نمائندوں نے اس بحث میں پڑنے سے معذوری ظاہر کی مگر روسی نمائندہ نے مندرجہ بالا تجاویز کی حمایت کی۔

اخبار ملاپ ۲۳ جون نے اپنے نامہ نگار کی اطلاع پر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ مسٹر وجاہت حسین صاحب ہوم ممبر اور مسٹر مہتہ صاحب ریونیو ممبر کی میعاد ملازمت میں ایک ایک سال کی توسیع کردی گئی ہے۔

نئی دہلی میں ۲۵ جون کو تیس ہزار روپے مالیت کے سونے کی چوری کے سلسلہ میں پولیس نے ایک شخص مسمی نثار علی کو گرفتار کرلیا۔ یہ سونا دو ماہ ہوئے۔ فرنٹیر میل سے امرتسر اور جالندھر کے درمیان چوری ہوگیا تھا۔

ہر ہٹلر نے برلن کی ایک اطلاع کے مطابق اپنی اور مسولینی کی ملاقات کے سلسلہ میں یہ اعلان کیا ہے کہ اس کی غرض کسی ملک کے خلاف لشکر کشی نہیں۔ بلکہ چند اقتصادی معاملات پر غور کرنا تھا۔

قرضہ بل کے متعلق شملہ سے ۲۵ جون کی اطلاع کے مطابق امید کی جاتی ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کونسل میں پاس ہوجائے گی۔

بنارس سے ۲۵ جون کی اطلاع کے مطابق وہاں کے قدامت پسند ہندوؤں کے ایک فریق نے گاندھی بائیکاٹ کمیٹی بنائی ہے۔ جو گاندھی جی کے بنارس آنے پر مخالفانہ مظاہرات کرے گی۔

پونا میں ۲۵ جون کو میونسپل کمیٹی کی طرف سے گاندھی جی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی